روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 5۔اکتوبر 2015ء 20 ذوالحج 1436 ہجری 5۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 225

دین خدا وہی ہے

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے جواس سے دُور ہے وہ خدا سے بھی دُور ہے

دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں ان میں کچھ بھی دم دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم

وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں

بت ترک کرکے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک کتاب کی تصنیف میں جس کا بہت جلد شائع کرنا ضروری تھا اور رات دن پریس اس کی خاطر چلتا تھا۔ آپ کو اس قدر مصروفیت ہوئی کہ مجبوراً وقت کی کمی کے سبب آپ نے نمازیں جمع کرنی شروع کیں اور ساری جماعت نے بھی آپ کے ساتھ نمازیں جمع کیں اور کئی ماہ تک متواتر کسی تصنیف کے وقت یہ سلسلہ جاری رہتا اور اتنا لمبا چلتا کہ ہم سمجھتے اب ہمیشہ کے واسطے نمازیں جمع ہونے کا مسئلہ ہوجائے گا۔ اس وقت ایک صاحب نے رسول پاک ﷺ کی ایک حدیث بھی نکال کر دکھائی جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعود کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔

وفات سے دو تین سال قبل جب کہ حضور نماز مغرب وعشاء کے واسطے باہر بیت تشریف نہ لاسکتے۔ گھر کے اندر عورتوں اور اولاد کو جمع کرکے نماز پڑھاتے اور مغرب وعشاء جمع کی جاتیں جمع کے واسطے عموماً مغرب کا وقت تھوڑا سا گزار کر دو نمازیں پڑھ لی جاتی تھیں۔ مگر ایسا بھی ہوتا کہ مغرب اپنے وقت پر پڑھ کر عشاء ساتھ ملا لی جاتی۔ یا عشاء کے وقت مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھ لی جاتی تھیں۔

جب نمازیں جمع ہوتیں تو پہلی درمیانی اور آخری کوئی سنتیں نہ پڑھتے تھے۔ صرف فرض پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ظہر کے وقت پہلی سنتیں پڑھنی شروع کردیں تو حضور نے دو دفعہ فرمایا کہ نماز جمع ہوگی سنتوں کی ضرورت نہیں۔ پس میں نے سلام پھیر دیا اور سنتیں نہ پڑھیں۔

آپ روزہ رکھنے میں بہت پابند تھے۔ اگر سحری کے وقت کھانا کھاتے ہوئے (نداء) ہوجائے۔ تو پھر آپ کھانا چھوڑ دیتے تھے لیکن کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ حاملہ عورتوں کو اجازت دیتے تھے کہ روزہ اس وقت نہ رکھیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں سخت گرمیوں کے لمبے دن تھے۔ تو مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا جسم کمزور ہے۔ آپ ان دنوں میں روزہ نہ رکھا کریں۔ اس کے عوض سردیوں میں رکھ لیں۔ دینی معاملات میں آپ سختی نہ کرتے تھے۔ الدین یسر کے مطابق آپ کے احکام ہوتے تھے۔ گو اپنے نفس پر آپ بڑی بڑی تکالیف ڈالتے تھے۔ مگر دوسروں کو ایسا حکم نہ دیتے تھے۔

نماز جنازہ میں آپ دعا کو بہت لمبا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ہمیں شخص متوفّی پر رشک پیدا ہوتا کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا اور یہ سب دعائیں میرے حق میں ہوتیں۔ ایک دفعہ بعد نماز جنازہ ایک شخص نے اپنے واسطے دعا کے لئے عرض کیا۔ تو فرمایا کہ میں نے تو تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ صرف میت کے واسطے دعا نہیں بلکہ جس قدر اصحاب نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے ان سب کے واسطے بھی دعا کردی ہے۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان ومعلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 9/اکتوبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کرکے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

تاریخ اشاعت احمدیت | 4 | مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

مصر میں احمدیہ مشن کا آغاز 1922ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں دعوت الی اللہ کی اللہ تعالیٰ نے ایسی جوت جگائی تھی کہ آپ چاہتے تھے دعوت الی الحق کا جو کام بھی ہو وہ آپ کی ذات والا صفات سے ہو۔ آپ کی سیماب صفت سوچ آپ کو مشرق و مغرب کے اندھیرے دور کرنے کے لئے بیتاب رکھتی تھی۔ ملک مصر جسے دور اول میں حضرت عمرو بن عاصؓ نے فتح کیا تھا۔ دور آخر میں وہاں آفتاب حق کی ضیاء پاشیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت فضل عمر کو چنا۔ آپ کے دور ھمایوں میں اللہ تعالیٰ نے مصر میں پہلا مشن کھولنے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ 1922ء کا ذکر ہے جب حضرت مصلح موعود نے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رفیق سیدنا حضرت مسیح موعود کے بیٹے مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو مصر جانے کا ارشاد فرمایا۔ 18 فروری 1922ء کو قادیان دارالامان سے روانہ ہو کر 21 دن کے سفر کے بعد آپ نے مصر میں نزول فرمایا۔

نصائح

سیدنا حضرت مصلح موعود نے مصر روانگی کے ارشاد کے ساتھ ہی اپنے قلم سے مندرجہ ذیل ہدایات لکھ کر دیں۔

اس سرزمین میں بہت ہی ڈرتے ڈرتے قدم رکھیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کا قدم ادھر ادھر پڑنے سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ کا اول کام عربی زبان کا سیکھنا ہے اس لئے ہندوستانیوں سے رابطہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ انسان غیر ملک میں اپنے اہل ملک سے جب ملتا ہے ان کی طرف بہت کھنچ جاتا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے عربوں سے ہی میل ملاقات رکھیں تا کہ زبان صاف ہونے کا موقع ملے اور یہ بھی احتیاط رہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں سے تعلق ہو۔ کیونکہ جہال کی زبان بہت خراب ہوتی ہے سیاسیات میں نہ پڑیں اور نہ سیاسی لوگوں سے تعلق رکھیں۔ کیونکہ سیاسی لوگوں میں اگر (دعوت الی اللہ) ہوئی بھی تو ان کو اپنے راستہ سے ہٹا کر دین کی طرف لانا دگنی محنت چاہتا ہے اور اس قدر کام آپ موجودہ اغراض کو پورا کرتے ہوئے نہیں کر سکتے۔

اپنے اخلاق کا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں کیونکہ غیر جگہ انسان جاتا ہے تو لوگ اس کی حرکات سکنات کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ ہر ایک بات پر اپنی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب کوئی ایسی بات پیش کرے جس پر رائے کا اظہار نامناسب ہے یا ایسی بحثوں کی طرف لے جائے جو سفر کے مقصد کے خلاف ہے تو بہتر ہے کہ کہہ دیں کہ مجھے اس امر سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے نہ میں نے اس پر کافی غور کیا ہے اور نہ اس پر میں اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہوں ہر قوم میں کچھ عیوب ہوتے ہیں کچھ خوبیاں۔ پس مصریوں کی خوبیاں سیکھنے کی کوشش کریں مگر ان کے عیوب سیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے گردوپیش ایک قسم کے حالات دیکھتا ہے تو بری باتیں بھی اسے اچھی نظر آنے لگ جاتی ہیں اور وہ اسے بطور فیشن اختیار کر لیتا ہے۔ مومن کو اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

(الحکم 7 دسمبر 1922ء ص 6 تاریخ احمدیت جلد 4 ص 287,286)

حضرت شیخ صاحب کی مساعی جمیلہ

مکرم شیخ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے مطابق ایسے احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کے میدان میں جدوجہد اور کوشش کی کہ پہلے سال ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک جماعت عطا فرما دی۔ جس کا ذکر جلسہ سالانہ 1922ء میں کرتے ہوئے سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو خوشخبری سنائی کہ:

اس سال بیرونی ممالک میں (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں ایک نیا مشن جاری کیا گیا ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک طالبعلم کے ذریعہ جماعت پیدا کر دی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 287)

اس ایک سال میں جماعت نے اس قدر ترقی کی کہ وہ کمرہ جس میں احمدی نماز ادا کرتے تھے چھوٹا پڑ گیا اور دفتر کے کمرے سے سامان باہر نکال کر صف بچھا کر نماز پڑھی جاتی تھی۔

جن لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نور احمدیت سے منور کرتا ہے ان دلوں میں خلیفہ وقت کی محبت بھی کوٹ کوٹ کر بھر دیتا ہے اس کا خوبصورت نظارہ اس واقعہ میں ملاحظہ کیجئے۔

ایک دن جبکہ دوست نماز کے انتظار میں صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک دوست نے ایک ترک احمدی دوست سے پوچھا۔ کیا تم مصطفیٰ کمال کو جانتے ہو؟ اس ترک دوست نے کیا ہی محبت بھرا جواب دیا کہ ”میں صرف مرزا بشیر الدین محمود احمد کو جانتا ہوں“۔ ترک بہادر کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کتنے پیارے ہیں کہ ”اعرف فقط مرزا بشیر الدین محمود احمد“۔

(الحکم 28 اپریل 1923ء ص 2,1)

(مقالہ ابتدائی مربیان احمدیت کی سیرۃ و سوانح از تنویر احمد ص 69)

طریق دعوت الی اللہ

آپ 1926ء تک مصر میں مقیم رہے اور آپ کے ذریعہ اعلیٰ طبقہ کے سرکاری ملازمین داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے جن میں سے الاستاذ احمد حلمی آفندی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کے زمانہ میں اشاعت احمدیت کا کام تمام تر انفرادی ملاقات یا لٹریچر کے ذریعہ ہوا۔ آپ اخبارات میں آرٹیکل لکھتے۔ ٹی پارٹیوں میں جاتے۔ آپ کبھی دجلہ کے کنارے جا کر لوگوں کو ملتے اور کبھی دریائے نیل کے ساحل پر لوگوں سے مخاطب ہوتے۔ عام لوگوں سے بھی رابطہ کرتے، علماء سے بھی ملتے اور صوفیوں کی مجالس میں بھی پیغام حق پہنچاتے۔ دوستوں اور دشمنوں ہر ایک کو آواز حق سنایا۔ یہاں تک کہ شاہ مصر کے محل میں بھی مسیح پاک کے تذکرہ سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔

آخر چار سال کے بعد کامیابی کے جھنڈے گاڑتا ہوا یہ مجاہد واپس قادیان دارالامان مراجعت فرما ہوا۔

حضور فرماتے ہیں:

میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے۔ جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے بلاد اسلامیہ کے اخلاق کو خراب کرے۔ مگر میرا دل کہتا ہے اور جب سے میں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے میں برابر اس کی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں سے کہتا چلا آیا ہوں کہ یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے۔...... مصر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائے گا تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا جس طرح حضرت موسیٰؑ فرعون کی تباہی میں۔

(انوار العلوم جلد 8 ص 440)

محترم شیخ محمود احمد عرفانی صاحب کا مختصر تعارف

محترم شیخ صاحب 24 اکتوبر 1897ء کو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا بچپن قادیان دارالامان میں گزرا جہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر حضرت مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندگی وقف کی۔ 1922ء میں اعلائے کلمہ حق کے لئے مصر تشریف لے گئے 21 دن بحری جہاز میں سفر کرنے کے بعد مصر پہنچے۔ مصر پہنچتے ہی آپ نے عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ کی اور زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ دعوت و اشاعت کے کام میں منہمک رہے۔ یہاں تک ایک سال کے اندر اندر مصری احمدیوں کی ایک جماعت قائم ہوگئی۔ جو کمرہ آپ نے نماز کے لئے مختص کیا ہوا تھا 9 مارچ 1923ء کے جمعہ کے لئے وہ چھوٹا پڑ گیا۔ (الحکم 28 اپریل 1923ء ص 2)

1929ء کو آپ نے بغداد میں شاہ فیصل عمران کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔ جس پر شاہ نے کہا ”میرے دل میں اس جماعت اور اس کے بانی کا بڑا احترام ہے۔ آپ کو مصر میں خدیو مصر کے چھوٹے بھائی ہز ہائی نس محمد علی پاشا کو بھی پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس نے بھی بڑی خوشنودی اور خوشی کا اظہار کیا۔

(الحکم 21-28 مئی 1934ء)

1925ء میں آپ کو شاہ مصر کے دربار میں حکم حق بلند کرنے کی توفیق ملی۔ وہ بھی آپ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا اور اس نے کہا میں آپ کی باتیں سن کر بہت خوش ہوا۔ سیدنا احمد کی روح پر بڑے سلام ہوں۔ (الحکم 26 مئی 1935ء)

محترم شیخ صاحب فروری 1944ء کی درمیانی شب اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ 21 فروری کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان (قطعہ نمبر 7) میں دفن کیا گیا۔ (الفضل 24 فروری 1944ء)

مصر اور اس کا ماحول

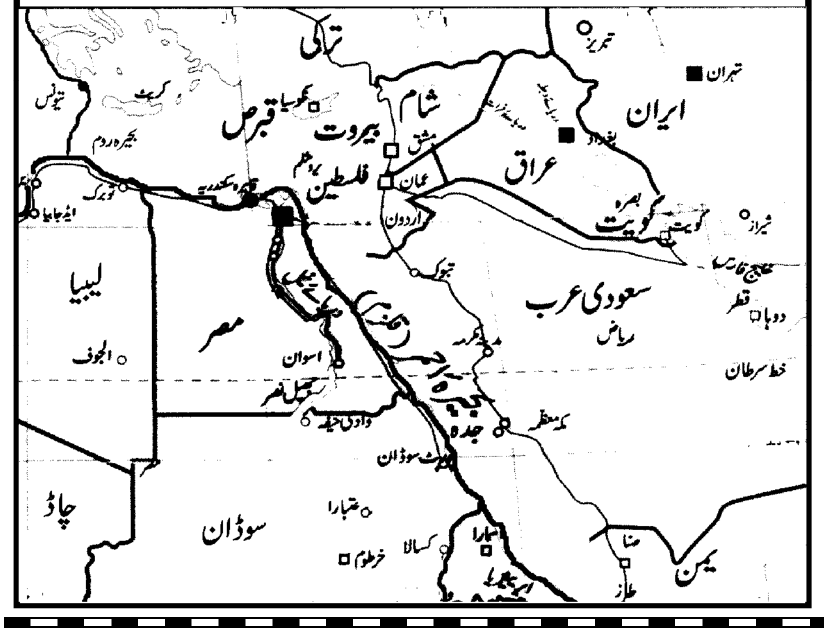

ہر احمدی عورت ہمیشہ اپنے سامنے اس بات کو رکھے کہ اُس نے اِس زمانے کے لہو ولعب اور چکا چوند اور فیشن اور دنیا داری کے پیچھے نہیں چلنا

ایک احمدی عورت کو اور احمدی بچی کو جس نے احمدیت کی نسلوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس پر احمدی نسلوں کی نگرانی کی بھی ذمہ داری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی ہے، اسے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں

احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں۔ انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے لازمی ہے۔

بچیوں کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ جماعت کو بھی فائدہ ہوگا ترجمہ کرنے والی میسّر آجائیں گی۔ دنیا کو بھی فائدہ ہوگا، آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئیں جو اُن کیلئے انسانیت کیلئے، آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔

اگر ہر احمدی عورت اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کرلے کہ اس نے ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہے اور اپنے اندر نیک اعمال کو جاری کرنا ہے، صالح اعمال کو جاری کرنا ہے تو آپ دیکھیں گی کہ دنیا میں احمدیت کس تیزی سے پھیلتی ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 29 جولائی 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ النحل کی آیات 97-98 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک احمدی (۔) عورت اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جتنا بھی شکر کرے کم ہے کہ اُس نے یا اسے احمدی گھروں میں پیدا کیا یا احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی جہاں (دین حق) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا علم اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے ہوا۔ اور نہ صرف علم ہوا بلکہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق آپ نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند رہنے کی تلقین فرمائی کہ عورت کا حق اسے دو، اس کی عزت کرو، اس سے نرمی اور پیار اور محبت سے پیش آؤ۔

ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے ماننے والے اُس خاص (رفیق) کو جو نیکی وتقویٰ میں خاص مقام رکھتے تھے بیوی پر سختی کرنے سے منع کریں۔ دیکھیں یہ حضرت مسیح موعود کے خاص مددگاروں میں سے تھے اور بڑا مقام تھا لیکن بیوی پر سختی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ برداشت نہیں، اس بات کو اللہ تعالیٰ برداشت نہیں کرسکتا کہ بلاوجہ اُس ذات سے سختی کی جائے جسے نسلوں کی تربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اُس عورت کو ایک ادنیٰ چیز سمجھا جائے۔ وہ عورت جو مومنہ ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والی ہے کیوں بلاوجہ اسے سختی کا نشانہ بنایا جائے۔ اِس لئے اِس کام سے اُسے روکو انہیں سمجھاؤ کہ ایسی عورتوں سے عزت و احترام کا سلوک کرو۔ چنانچہ الہام ہوا کہ ”یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے (۔) کے لیڈر عبدالکریم کو۔“ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ 39)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں“۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 39)

پھر آپ بعض لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں پر ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا اور کنیزوں اور بہائم سے بھی بدتر اُن سے سلوک کرتا ہے۔ یعنی نوکروں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہوکر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ فرمایا یہ بڑی خطرناک بات ہے اور (دین حق) کے شعائر کے خلاف ہے۔

پھر آپ مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں، نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُکُمْ ...... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں؟ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔“

(الحکم 24 دسمبر 1900ء)

تو یہ ہے اُس تعلیم کی ایک جھلک جو (دین حق) نے ہمیں دی اور جس کی اس زمانے میں پھر نئے سرے سے تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود نے دی، ہمیں سمجھایا۔ تو اس خوبصورت تعلیم کی مثالیں آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے قائم کروائیں تھیں اور اس کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ مَیں تم سے سب سے زیادہ بیویوں سے بہترین سلوک کرنے والا ہوں۔ لیکن جیسا کہ (دین حق) کے دوسرے احکامات اور زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ عمل میں کمی آگئی یہی حال اس حکم کا بھی ہوا اس کی کوئی وقعت نہیں رہی کہ عورت کا خیال رکھو، اس کی عزت کرو، اس کا احترام کرو، اس کے حقوق ادا کرو کیونکہ ایک نیک اور عمل صالح کرنے والی عورت کا مقام ایسا ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔

پس اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا عورت کے متعلقہ حکموں پر عمل کرنے میں کمی آگئی ہے اس لئے اس رسول کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام کو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ اپنی جماعت میں عورتوں کے حقوق قائم کرواؤ، اس صنف نازک کو جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیشے سے تشبیہ دی ہے جس کے ساتھ سختی اُسے کرچی کرچی کرسکتی ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرسکتی ہے۔ جس کے جسم کی بناوٹ نازک ہے، جس کے جذبات کو بھی خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ نرمی اور رأفت سے پیش آنا چاہئے۔ یہ پسلی کی ہڈی سے مشابہ ہے اس کی اصل شکل سے ہی فائدہ اٹھاؤ۔ پس آپ کو جب ایسے امام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کو اس زمانے میں پھر براہ راست آپ کے حقوق قائم کروانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، پھر آپ کو کس قدر اس خدا کا شکر گزار ہوتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ہم میں جو تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار احکامات دیئے ہیں۔ بعض جگہ صرف مومنو! یہ کام کرو کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ بعض جگہ عورت، مرد دونوں کو علیحدہ علیحدہ مخاطب کرکے احکامات عطا فرمائے ہیں۔ جہاں بھی یہ حکم ہے کہ اے مومنو! یہ کام کرو۔ اس سے مراد مرد و عورت دونوں ہیں اور اس بات کی وضاحت بھی فرمادی کہ جو احکامات قرآن کریم میں ہیں وہ تم سب مومن مردوں اور مومن عورتوں پر عائد ہوتے ہیں اس لئے اُن کی بجا آوری کی کوشش کرو۔ اور اگر تم یہ اعمال صالح بجالاؤ گے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے زندگی بخش انعامات سے نوازے گا۔ جو اس زندگی میں بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھر دیں گے اور آخرت میں بھی، جیسا کہ فرماتا ہے نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ ...... (حٰم السجدۃ :32)۔ یعنی ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ لیکن اس انعام کو مشروط کیا ہے پہلے ایمان لانے اور ثابت قدم رہنے کے ساتھ۔ اور ثابت قدم رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جس کی بیعت میں تم شامل ہوگئے ہو، جس اللہ پر تم نے اپنے ایمان کا دعویٰ کردیا ہے اس کے حکموں پر عمل کرو اور ایسے عمل کرو جو حقیقی مومنوں

کے عمل ہوتے ہیں۔صالح عمل وہ ہوتے ہیں جو نیک عمل ہوں، نیکی کے راستے پر لے جانے والے عمل ہوں، جو ہر لحاظ سے درست ہوں۔ایسے عمل جو ایک دوسرے کے حقوق اور واجبات ادا کرنے والے عمل ہوں۔ وہ عمل ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ ایسے عمل جو موقع ومحل کی مناسبت سے کئے جائیں وہ صالح عمل۔ایک بات ایک جگہ جائز ہوسکتی ہے مگر موقعہ کے مناسب نہیں ہے تو وہ صالح عمل نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی بھی ہے اور دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی پابندی بھی۔ایسے پاک عمل اگر ہوں گے تو تبھی وہ مومن کے صالح عمل کہلا سکتے ہیں اور ایسے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ فَلَنُحْيِيَنَّهُ ...... (النحل:98) یعنی ہم یقیناً اسے ایک حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کردیں گے۔ ایک ایسی زندگی ان کو ملے گی جو انتہائی پاکیزہ ہوگی۔ وہ پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو سمیٹتی چلی جائے گی اور اعمال کا بدلہ ان اعمال کے مطابق ملے گا جو اس دنیا میں انسان کرتا ہے۔اور جیسا کہ میں پہلے بتا آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے مضبوط ایمان والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو ان کی خواہش کے مطابق دیتا ہوں۔پس نیک اور صالح عمل کرو۔اگر نہیں کروگے تو یہ دنیا کی چیزیں عارضی ہیں۔ ان چیزوں کو جنہیں اپنی زندگی کی اسباب سمجھتی ہو، مقصد سمجھتی ہو، یہ سب ختم ہونے والی چیزیں ہیں۔

جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ جو تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہوجائے گا۔فرمایا کہ مَا عِنْدَكُمْ ...... جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والی چیز ہے۔ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا ...... اور ضرور ہم اُن لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔اور فرمایا کہ مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو اسے ہم یقیناً ایک حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کردیں گے اور انہیں ضرور ان کا اجران کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس دیکھیں، سوچیں، کون بیوقوف ہوگا جو ختم ہونے والے سودے تو لے لے اور ہمیشہ رہنے والے سودے کو چھوڑ دے۔ بعض دفعہ دنیا میں نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے تنگیوں اور تکلیفوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔احکامات پر عمل کرنے کے لئے بظاہر تکالیف بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم صبر سے یہ سب چیزیں برداشت کرلوگے تو پھر ہمیشہ کی نعمتوں کے وارث بن جاؤگے۔یہ دنیاوی تکلیفیں عارضی ہیں، یہ ختم ہوجائیں گی۔تمہارے ایمان میں مضبوطی اور عہدِ بیعت کو نبھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بہتری کے حالات پیدا کردے گا۔لیکن شرط یہ ہے کہ تم بھی بے صبری نہ دکھاؤ۔ورنہ یاد رکھو یہ بے صبری اللہ تعالیٰ کا یا مومنوں کا تو کچھ نہیں بگاڑسکتی تمہیں ہی نقصان پہنچائے گی۔احکامات پر عمل نہ کرکے جو تم حاصل کروگے وہ دائمی فائدے کی چیز نہیں ہے اس دنیا میں ہی تم دیکھوگی کہ اس کے بداثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے نیک اور صالح اعمال بجالاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان کی مصداق بنو کہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ......یعنی اور انہیں ضرور ان کا اجران کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس ہر احمدی عورت ہمیشہ اپنے سامنے اس بات کو رکھے کہ اُس نے اِس زمانے کے لہو ولعب اور چکاچوند اور فیشن اور دنیا داری کے پیچھے نہیں چلنا بلکہ اپنی بقا کے لئے اپنے آپ کو اس دنیا کی جنتوں سے حصہ لینے کیلئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کا وارث بننے کیلئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے، اللہ کے رسول کے احکامات پر عمل کرنا ہے، زمانے کے جس امام حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئی ہیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔اور یہی چیزیں ہیں جو آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی نسلوں کو بھی ان انعاموں کا وارث بنائیں گی جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ملنے والے ہیں اور آخر میں بھی ملنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے وعدے کبھی غلط نہیں ہوسکتے۔یادرکھیں یہ شیطان ہے جس نے عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں انسان کو ورغلانے کے لئے ان کی ہر راہ میں بیٹھوں گا۔ اور یہ کام پہلے دن سے ہی کررہا ہے۔شیطان مختلف راستوں سے آکر وسوسے ڈالتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے اور اس زمانے میں جو آخرین کا زمانہ ہے جس میں شیطان نے مختلف صورتوں میں اپنے طرز سے دلوں میں وسوسے ڈال کر حملہ کرنا تھا ایک احمدی اور خاص طور پر احمدی عورت کو اور احمدی بچی کو جس نے احمدیت کی نسلوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس پر احمدی نسلوں کی نگرانی کی بھی ذمہ داری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی ہے، اسے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اسے...... (الناس:5) کی دعا بہت کرنی چاہئے کیونکہ فی زمانہ دجّالی اور طاغوتی طاقتیں، شیطانی طاقتیں بڑے زور سے ایسے حملے کررہی ہیں اور اپنی شرارت کرکے مقصد پورا کرکے دلوں میں وسوسے ڈال کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔

آج کل کی تعلیم کے حوالے سے بعض نوجوان ذہنوں میں بے چینی شروع ہوجاتی ہے۔یادرکھیں کہ آدم اور حوّا کو بھی اسی طرح یہی شیطان نے غلط راستے پر ڈالا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایک چیز سے منع کیا تو شیطان نے کہا کہ نہیں یہ کام کرکے تم کیونکہ دوسروں سے ممتاز ہوجاؤگے، فرشتوں کی طرح ہوجاؤگے اس لئے تمہیں منع کیا گیا ہے۔آخر انسان اُس کے دام میں آگیا اور نقصان اٹھایا۔آج بھی شیطان مختلف شکلوں میں آپ کو ورغلا رہا ہے۔دنیا کی آسائشوں، سہولتوں اور دنیاداری کی طرف مائل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔دنیا کی پُرتعیّش زندگی کی طرف توجہ دلا رہا ہے، توجہ دلا کر ورغلا رہا ہے۔ کبھی علم کے بہانے سے ترغیب دلا رہا ہے کہ یہ علم ضرور حاصل کرو۔کبھی معاشی حالات کے حوالے سے غلط نوکریوں کی طرف مائل کررہا ہے اور پھر انہی نوکریوں کی وجہ سے بعض عورتیں اپنے خاوند اور اولاد کے حقوق کو نظر انداز کردیتی ہیں۔آدم اور حوّا نے تو جب وہ کام کرلیا جس کی طرف شیطان نے اسے مائل کیا تھا تو پھر انہیں احساس ہوا کہ اوہو! یہ تو بہت بُرا ہوا ہے ہم تو شیطان کے بہکاوے میں آگئے۔اللہ کے حکم سے نافرمانی ان پر ظاہر ہوئی تو ان کو اس نافرمانی کے بدنتائج سامنے نظر آنے لگے تو پھر آدم اور حوّا نے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ......یعنی پس اس نے انہیں ایک بڑے دھوکے سے بہکا دیا پس جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کی کمزوریاں ان پر ظاہر ہوگئیں اور جنت کے پتوں میں سے کچھ اپنے اوپر اوڑھنے لگے استغفار کرنے لگے اور ان کے رب نے ان کو آواز دی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یقیناً شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

یادرکھیں بظاہر اچھی نظر آنے والی چیز ضروری نہیں کہ اچھے نتائج پیدا کرے۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بظاہر اچھی لگتی ہیں لیکن بھیانک نتائج ہی ظاہر کررہی ہوتی ہیں اس لئے اس زندگی میں بڑا پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے۔اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اپنے تقدّس کا احساس کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ سے دعا مانگ کر ہر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اگر بہتر ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ مددگار ہو۔کسی بھی ایسے کام کو جسے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے شیطان ضرور انسان کو بہکاوے میں لاکر اس سے کروانے کی کوشش کرتا ہے۔شیطان کے بہکانے کے انداز مختلف ہیں۔ مثلاً نوجوان لڑکیوں کے لئے جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں ان کو کہتا ہے فلاں علم حاصل کرو، علم حاصل کرنا بڑا اچھا کام ہے۔بڑا ضروری ہے، حکم ہے، ہر مرد وعورت علم حاصل کرے لیکن کسی خاص قسم کے علم کے لئے حالات ایسے ہیں جو لڑکیوں کے لئے مناسب نہیں۔ایسا انتظام نہیں جہاں ایک احمدی لڑکی کے تقدّس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا رہائش کا انتظام ہوسکے۔ایک مِکس (Mix) سوسائٹی ہے۔اس میں جب احمدی بچی کھلے ملے گی تو بہرحال اس ماحول کا اثر ہوگا۔اپنے والدین ساتھ قریب نہیں ہوں گے دور دراز کے ملکوں میں ہوگی۔اس ماحول کے زیر اثر اس کا حجاب اترے گا، بے تکلفیاں بڑھیں گی۔ جو کمزور ہوتی ہیں اور بعض دفعہ اس ماحول کے زیر اثر ایسے خوفناک نتائج بھی سامنے آئے ہیں کہ لڑکی لڑکے کے تعلقات قائم ہوگئے۔ جو اگر عارضی ہیں تو ساری عمر کے لئے بدنامی کا داغ زندگی پر لگ گیا۔اور وہ خاندان کے لئے بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ان کے لئے بھی شرم کا باعث بنتا ہے کہ شرمندگی کی وجہ سے اس بچی کے ماں باپ جو ہیں وہ بھی جماعت سے تعلق کم کرتے جاتے ہیں۔ احمدی ماحول سے تعلق کم ہوجاتا ہے جس میں دین کا رجحان ہے اور ایسے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہوجاتا ہے جہاں پر مکمل طور پر دنیاداری میں پڑجاتے ہیں دوسرے بچے بھی اسی دنیاداری میں ڈوب جاتے ہیں۔اگر یہ تعلق ایک لڑکے اور لڑکی کا ہے شادی کی صورت میں ہے تو پھر ایسے نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اگر لڑکا احمدی نہ ہو تو پھر آئندہ کی نسل احمدی نہیں رہتی اور یہ احساس کہ ہم نے اپنی جوانی کے جوش میں غلط فیصلہ کیا تھا شیطان کے بہکاوے میں آگئے تھے وہ پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔بعض دفعہ جوش میں ماں باپ کا یا جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ماں باپ یہ اظہار کرتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا غیر (۔) لڑکے سے لڑکی بیاہ دو۔ایک عرصہ گزرنے کے بعد جب یہ لوگ دین سے بہت دُور ہٹ جاتے ہیں پھر یہ احساس دلاتا ہے کہ اوہو! ہم نے تو بہت برا کیا۔ یہ تو احمدیت کی نسل ہی خراب ہوگئی۔ایک تو وہ صورت ہے جو مَیں نے بیان کی کہ ایک عمل کی وجہ سے پورا خاندان ہی شیطان کی گود میں چلا گیا اور دین سے کٹ گیا اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک مدت گزر جانے کے بعد بھی جو نتائج سامنے آتے ہیں تو لڑکی کو خود یا اس کے ماں باپ کو احساس ہوتا ہے کہ جوانی کے جوش میں بچوں کے جذبات کا خیال رکھنے کی وجہ سے جو ہم نے یہ کام کیا تھا اس نے تو ہماری نسلوں کو دین اور خدا سے دُور پھینک دیا ہے۔

تو ایک جائز کام ہے تعلیم حاصل کرنا۔حکم ہے کہ تعلیم حاصل کرو۔لیکن اس تعلیم کی وجہ سے جو روشن دماغی بعض دفعہ نام دے دیا جاتا ہے ان شرائط پر عمل نہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے عورت کے تقدس کے لئے مقرر فرمائی ہیں شیطان کے وساوس کی وجہ سے جو خود ساختہ اپنے آپ کو ڈھیل دی تھی دینی تعلیم سے ہٹ کر ایک صحیح کام کو ان کے غلط نتائج سامنے آگئے اور اس غلط نتائج کی وجہ سے یہ جو ایک صحیح عمل ہے ایک غیر صالح عمل ثابت ہوگیا۔شادی کرنا بھی ایک حکم ہے لیکن شادی دین سے دور لے جانے والی ثابت ہو تو یہ صالح عمل نہیں ہے۔اسی طرح احمدی لڑکے بھی جو اپنی شادیوں میں اپنی پسند دیکھ کر غیر...... یا غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں ان کے بھی یہی عمل ہیں۔اگر انہوں نے شادی کے بعد اپنی بیویوں کو احمدیت ودین پر قائم نہیں کیا تو غیر صالح عمل بن جاتے ہیں۔

پس ہر جائز کام ہر ایک کے لئے صالح عمل نہیں بن جاتا۔پس ان باتوں پر ماں باپ کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اور نوجوان بچیوں وبچوں کو

بھی۔ یہ ایک مثال میں نے دی ہے۔ بعض ایسے واقعات ہوجاتے ہیں جو اس قسم کی صورتحال سامنے آجاتی ہے۔ ایک انتہا ہے جو ایک اِکّا دُکّا کہیں نظر آتی ہے جیسا کہ میں نے مثال دی ہے، لیکن فکر پیدا کرتی ہے اور صرف تعلیمی اداروں میں جا کر ہی نہیں ویسے بھی بعض جگہوں پر کام کرنے کی وجہ سے یا ماحول کی وجہ سے یا دوستیاں پیدا ہونے کی صورت میں ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں جو احمدی لڑکے اور احمدی لڑکی کو اپنا ماحول چھوڑ کر غیروں میں شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں یا خود اپنے آپ کو مجبور سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

بعض احمدی لڑکیاں اپنی آزادی کے حق کے اظہار کے طور پر غیروں سے شادی کر لیتی ہیں۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اہل کتاب سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ ٹھیک ہے اجازت تو ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ساتھ ملا کر کافر بھی قرار دیا ہے اور یہ بھی ہے ایسے لوگوں سے تعلق قائم کر کے تم اپنی نسلوں کو خراب کرلو گے۔ پس یہ بڑے سوچنے والی باتیں ہیں بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بعد میں ایسے لوگ خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور خط لکھ کر مجھے بھی پریشان کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسے فیصلے جذبات کے بجائے دعا سے کرنے چاہئیں۔ اور یہ ازدواجی رشتہ قائم کرنا تو ایسا معاملہ ہے جو بہت سوچ سمجھ کر اور دعا کر کے کرنا چاہیے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب شادی کرنے لگو تو نہ دولت دیکھو نہ صورت دیکھو، نہ خاندان دیکھو۔ جو دیکھنے کی چیز ہے اور جس پر تمہیں غور کرنا چاہیے وہ دینداری ہے اسے دیکھو۔ پس اگر یہ معیار بن جائیں تو پھر دیکھیں کس طرح ہمارا معاشرہ مکمل طور پر پاک لوگوں کا معاشرہ بن جاتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے۔ اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دُور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدّس پر حرف آتا ہو۔ عورتوں کو کام کرنا ہے یہ منع نہیں ہے۔ مثلاً نوکریاں کرنا، تعلیم حاصل کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اگر ایسے کام کریں گی جس سے بدنتائج نکلتے ہوں تو وہ منع ہیں۔ اس لئے ایسے کام کریں، پڑھائی میں ایسی لائن احمدی بچیاں چنیں جو اُن کو فائدہ دینے والی ہوں اور انسانیت کو بھی فائدہ دینے والی ہوں۔ اب مثلاً بعض علم ہیں جیالوجی ہے یا اس طرح کے اور۔ یہ بڑے مفید علم ہیں۔ لیکن ان کے لئے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ ریسرچ کے لئے کئی کئی دن بیابانوں میں پھرنا پڑتا ہے۔ ایسے علم کی بجائے جس میں tour پر جانے کی وجہ سے ہر وقت ماں باپ کو دھڑکا لگا رہے بہتر ہے وہ علم حاصل کیا جائے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا یعنی علم الابدان وعلم الادیان۔

احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں۔ انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے لازمی ہے۔ اس سے دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ بچیوں کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ جماعت کو بھی فائدہ ہوگا ترجمہ کرنے والی میسر آجائیں گی۔ دنیا کو بھی فائدہ ہوگا، آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئیں جو اُن کے لئے انسانیت کے لئے، آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔ اس سے فضول قسم کی باتیں، دوسروں کا استہزاء اور تمسخر، مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا جو ہے اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ دنیاداری کی باتوں اور اپنے پیسے دکھانے یا دوسرے کے بہتر حالات دیکھ کر کڑھنے اور پھر نقصان پہنچانے کی عادتیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ اگر ہر احمدی عورت اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کر لے کہ اس نے ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہے اور اپنے اندر نیک اعمال کو جاری کرنا ہے، صالح اعمال کو جاری کرنا ہے تو آپ دیکھیں گی کہ دنیا میں احمدیت کس تیزی سے پھیلتی ہے، انشاء اللہ۔ اس وقت دنیا کو ایک خدا کی پہچان کروانے کی ضرورت ہے اور اس میں دنیا کی بقا ہے اس لئے پہلے اپنے آپ کو اس طرح ڈھالیں کہ آپ کا ہر عمل خالصتاً لِلّٰہ ہوجائے۔ آپ دنیا کو یہ بتانے والی بن جائیں کہ دیکھو یہ تبدیلی ہمارے اندر اس وجہ سے آئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اُس آخری کتاب پر عمل کرنے والی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اُتاری تھی۔ اِس لئے اگر تم بھی اپنے خدا سے ملنا چاہتی ہو، اپنے دلوں کی بے چینی دور کرنا چاہتی ہو تو اس طرف آؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہیں ورغلا رہا ہے۔ تمہیں دنیا کی آسائشیں اور سہولتیں دکھا کر دھوکے میں ڈال رہا ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ دنیا تمہارے کسی کام آئے گی۔ یہ دنیاداری کے اعمال تو صرف جہنم کا راستہ دکھانے والے ہیں۔ جنت میں جانے اور اس دنیا میں بھی سکون قلب حاصل کرنے کیلئے نیک اور صالح اعمال کام آئیں گے۔ تو اس طرح جب آپ دنیا کو پیغام پہنچانے والی ہوں گی تو جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہی ہوں گی وہاں اپنی نسلوں کی بھی ضمانت حاصل کر رہی ہوں گی کہ وہ نیکیوں پر قائم رہنے والی ہیں اور ہمیشہ نیکیوں پر قائم رہنے والی رہیں گی۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا اور ہمیشہ کہا کرتا ہوں اپنے اندر اعمال صالحہ بجالانے کی روح پیدا کرنی بہت ضروری ہے۔ اِس لئے اپنی عبادتوں کے بھی معیار قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکام کے بھی معیار قائم کریں۔

اب ایک پردہ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے تقدّس کی حفاظت کے لئے اس کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یُبْدِیْنَ...... اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو۔ اس میں ایک تو یہ بتا دیا کہ لباس ایسا ہونا چاہیے جس سے جسم کا ننگ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ جین بلاؤز پہن کر جو باہر نکلتی ہیں تو غلط ہے۔ بعض مائیں اپنی بچیوں پر توجہ نہیں دیتیں اور کہتی ہیں ابھی چھوٹی ہے۔ حالانکہ بارہ تیرہ سال کی عمر کے بعد لباس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں سے گزار کر ڈھانک کر پہنا کرو۔ تو پردہ کا ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں مختلف زاویوں سے مختلف جگہوں پر ذکر آیا ہے تو احمدی بچیوں اور عورتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

جن باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر احکام دے دیئے ہیں اُن کے عمل صالح ہونے کے بارے میں تو ایک مومن عورت کے دل میں ذرا بھر شبہ نہیں ہونا چاہیے اور اس کو بجالانے اور اس پر عمل کرنے پر ذرا بھر بھی تردد نہیں ہونا چاہیے۔

آج کل میں نے دیکھا ہے کہ پاکستان سے جو اسائلم حاصل کر کے یہاں آنے والی بعض جلسے پر آنے والی عورتیں بھی میں نے دیکھا ہے پتہ نہیں کس احساس کمتری کے تحت ائرپورٹ سے نکلتے ہی نقاب اتار دیتی ہیں اور جو دوپٹے اور اسکارف لیتی ہیں وہ بہرحال اس قابل نہیں ہوتے کہ اس سے صحیح طور پر پردہ ہوسکے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہ سر سے ڈھلک رہا ہوتا ہے۔ پھر میک اَپ بھی کیا ہوتا ہے۔ اگر ایک عورت مثلاً ڈاکٹر یا کسی اور پیشے میں ہے اور اپنے پیشے کے لحاظ سے ہر وقت اس کے لئے نقاب سامنے رکھنا مشکل ہے تو وہ ایسا سکارف لے سکتی ہے جس سے چہرے کا زیادہ سے زیادہ پردہ ہوسکے اور اس کے کام میں بھی روک نہ پڑے۔ لیکن ایسی صورت میں پھر بھرپور میک اَپ بھی چہرہ کا نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ایک عورت جو خانہ دار خاتون ہے، پاکستان سے پردہ کرتی یہاں آئی ہے یہاں آکر نقاب اتار دیں اور میک اَپ بھی کریں تو یہ عمل کسی طرح بھی صالح عمل نہیں کہلا سکتا۔ ایسی عورت کے بارے میں یہی سوچا جاسکتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے بجائے دنیا کو دین پر مقدم کر رہی ہے۔ ماحول سے متأثر زیادہ ہو رہی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ شرم آتی ہے یہ دیکھ کر کہ یہاں یورپ کے ماحول میں پلی بچیاں جو ہیں، عورتیں جو ہیں وہ ان پاکستان سے آنے والی عورتوں سے زیادہ بہتر پردہ کر رہی ہوتی ہیں۔ ان لوگوں سے جو پاکستان سے یا ہندوستان سے آئی ہیں ان کے لباس اکثر کے بہتر ہوتے ہیں۔ وہاں جو برقعہ پہن رہی ہوتی ہیں اگر تو وہ مردوں کے حکم پر اتار رہی ہوتی ہیں۔ تب بھی غلط کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات کے خلاف مَردوں کے کسی حکم کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر یہ عورتیں خود ایسا کر رہی ہیں تو مَردوں کے لئے بھی قابل شرم بات ہے ان کو تو انہیں کہنا چاہیے تھا کہ تمہارا ایک احمدی عورت کا تقدس ہے اس کی حفاظت کرو، نہ کہ اس کے پردے اترواؤ۔ پس ہر قسم کے کمپلیکس سے آزاد ہو کر مردوں اور عورتوں دونوں کو پاک ہو کر یہ عمل کرنا چاہیے۔ اور اپنے پردوں کی حفاظت کریں۔ ایسی عورتیں اور ایسے مردوں کو اس بات سے ہی نمونہ پکڑنا چاہیے کہ غیر مذاہب سے احمدیت میں داخل ہونے والی عورتیں تو اپنے لباس کو حیادار بنا رہی ہیں۔ جن کے لباس اترے ہوئے ہیں وہ اپنے ڈھکے ہوئے لباس پہن رہی ہیں اور احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور آپ اس حیادار لباس کو اتار کر ہلکے لباس کی طرف آرہی ہیں جو آہستہ آہستہ بالکل بے پردہ کردے گا۔ بجائے اس کے دین کے علم کے آنے کے ساتھ ساتھ روحانیت میں ترقی ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے بڑھ کر پابندی ہو اس سے دور ہٹنا سوائے اس کے دوبارہ جہالت کے گڑھے میں گرادے اور کچھ نہیں ہوگا۔ پھر ایک حکم کے بعد دوسرے حکم پر عمل کرنے میں سستی پیدا ہوگی پھر نسلوں میں دین سے دوری پیدا ہوگی جیسا کہ پہلے ہی میں بتا آیا ہوں اور پھر اس طرح آہستہ آہستہ نسلیں بالکل دین سے دور ہٹ جاتی ہیں اور برباد ہو رہی ہوتی ہیں۔

پس کسی بھی حکم کو کم اہمیت کا حکم نہ سمجھیں۔ استغفار کرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکیں تا کہ جہاں اپنی دنیا اور عاقبت سنوار رہی ہوں وہاں نئی آنے والی نسلوں کو بھی ہر قسم کی ٹھوکر سے بچائیں۔ نئی آنے والی، جماعت میں شامل ہونے والیوں کو بھی ٹھوکر سے بچائیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کے یہ عمل صالح ہی ہوں گے جو (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے بھی اور نئی آنے والیوں اور آپ کی نسلوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی آپ کو احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں گے۔ پس آپ سب نوجوان بچیاں بھی اور عورتیں بھی اپنے جائزے لیں اپنے اندر جھانکیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کس تعلیم کا پابند کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں کس تعلیم کا پابند کرنا چاہتا ہے، ہمارے اندر کیا روح پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہم کس حد تک اس پر عمل کر رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں آکر عہد بیعت کرنے کے بعد کس حد تک اس کو نبھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اپنی نسلوں میں یہ روح کس حد تک پھونک رہی ہیں کہ آج دنیا کی نجات اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ پر عمل کرنے سے ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں پر عمل کرتے ہوئے ہم نے دنیا کو اس طرف لانا ہے تا کہ نیک اعمال کی وجہ سے دنیا کے فساد ختم ہوں۔ قرآن کریم ایک مکمل تعلیم ہے اس کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دنیا کو اس طرف بلائیں، ایسے عمل دکھائیں تا کہ آپ کے اعلیٰ معیار دیکھ کر غیر عورتیں آپ سے راہنمائی حاصل کریں۔ دنیا کی عورتیں آپ کے پاس یہ سوال

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120252 میں کشف ربی

بنت نعمت ربی قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار اسٹریٹ اسلامیہ پارک ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ کشف ربی گواہ شد نمبر 1۔ نعمت ربی ولد صوفی بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ وسیم احمد قریشی ولد محمد اکرم

مسل نمبر 120253 میں سخی احمد

ولد چوہدری محمد بوٹا قوم اعوان پیشہ ریٹائرڈ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پارک ۔ عبداللہ ٹاؤن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی ہے۔(1) پنشن 4100 روپے (2) سیونگ سرٹیفیکیٹ 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار 300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سخی احمد گواہ شد نمبر 1۔ شیخ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ سید مبارک احمد ولد سید مسعود احمد

مسل نمبر 120254 میں ثمینہ ناہید

زوجہ دلدار احمد میر قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 335/4.... ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔(1) زیور 2 تولہ 90 ہزار روپے (2) حق مہر 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ ثمینہ ناہید گواہ شد نمبر 1۔ عمیر احمد ولد دلدار احمد میر گواہ شد نمبر 2۔ دلدار احمد میر ولد تاج دین

مسل نمبر 120255 میں چوہدری نور احمد ناصر

ولد چوہدری محمد عبداللہ قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکور محمد نگر لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان سنت نگر (2) مکان برقبہ 1 کنال (3) زرعی زمین 18 ایکڑ 2 کنال (4) پلاٹ 1 مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 40,083 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ چوہدری نور احمد ناصر گواہ شد نمبر 1۔ منصور احمد ناصر ولد چوہدری نور احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔ شکور احمد ناصر ولد چوہدری نور احمد ناصر

مسل نمبر 120256 میں عائشہ ضیاء

بنت ضیاء الحق قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انکار روڈ۔ اسلام پورہ ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔(1) جیولری 5 تولہ (2) بینک بیلنس 3 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ عائشہ ضیاء گواہ شد نمبر 1۔ سلیم اختر ولد محمد یوسف گواہ شد نمبر 2۔ سلامت خان ولد امانت خاں

مسل نمبر 120257 میں سعیدہ بیگم

زوجہ عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع وملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 4 گرام (2) مکان 1800SQR مالیتی 35 لاکھ روپے (3) ترکہ خاوند 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ سعیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔ عقیل احمد ولد نگری ولد فرید احمد گواہ شد نمبر 2۔ ظفر اقبال ولد بشیر احمد

مسل نمبر 120258 میں غلام محمد بلوچ

ولد حاجی جمعو خان بلوچ قوم بلوچ پیشہ ریٹائرڈ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ضلع وملک حیدرآباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 80 گز مالیتی 25 لاکھ روپے (2) پلاٹ 84 گز مالیتی 7 لاکھ روپے میر پور خاص (3) پلاٹ 150 گز مالیتی 10 لاکھ روپے مٹھی (4) دکان 2 عدد اس وقت مجھے مبلغ 68 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ غلام محمد بلوچ گواہ شد نمبر 1۔ غلام مرتضٰی بلوچ ولد ماسٹر غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ امجد علی ابڑو ولد علی اصغر ابڑو

مسل نمبر 120259 میں طاہرہ افضل

زوجہ افضل محمود قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمرکوٹ ضلع وملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 3.25 تولہ (2) حق مہر 40 ہزار روپے (3) ترکہ والدین جائیداد 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ طاہرہ افضل گواہ شد نمبر 1۔ چوہدری منیر احمد ذوالفقار ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ افضل محمود ولد محمود احمد مبشر

مسل نمبر 120260 میں نبیلہ ہاشمی

بنت محمد شریف ہاشمی قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1-A/49 بخارا ہاؤس ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 25.25 گرام مالیتی 1 لاکھ 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔ نبیلہ ہاشمی گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد رضوان ولد محمد شریف ہاشمی گواہ شد نمبر 2 ۔ احمد عرفان صادق ولد محمد صادق

مسل نمبر 120261 میں Fajar Sidiq Ahmaddin

ولد Nur Achmad Maham قوم...... پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pamulang ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) House (45.Sq.MT)and Land (60.SQ) اس وقت مجھے مبلغ 3,77,000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Fajar Sidiq Ahmaddin گواہ شد نمبر 1۔ Saywal Achmadi s/o Swwita Misra گواہ شد نمبر 2۔ Bachtiar Husen s/o Husen M. Sutn

مسل نمبر 120262 میں Muneer Ahmed

ولد Mohideen قوم...... پیشہ مربی عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع وملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2008ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منیر احمد گواہ شد نمبر 1۔ Anis Ahmad s/o Hafeel گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Ahmad Khan s/o Suhood Khan

مسل نمبر 120263 میں Nizam Khan

ولد Shood Khan قوم...... پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wattala ضلع وملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2011ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان نمبر 171/5/14, Padiliyati مالیتی 30 لاکھ سری لنکن روپے اس وقت مجھے مبلغ 26 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nizam Khan گواہ شد نمبر 1۔ Anis Ahmad s/o Muhammad Hishamudeen Omer گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad s/o Kamaldeen

بقیہ از صفحہ 5: حضور انور کا خطاب

لے کر آئیں کہ گو ہم بعض دنیاوی علوم میں آگے بڑھی ہوئی ہیں بظاہر ہم آزاد ماحول میں اپنی زندگیاں گزار رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم دل کا سکون اور چین حاصل نہیں کر سکیں۔ ہمارے اندر ایک بے چینی ہے، ہمارے خاندانوں میں بٹوارہ ہے، ایک وقت کے بعد خاوند بیویوں میں اختلافات کی خلیج بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے بچے بھی متأثر ہوتے ہیں اور سکون اور یکسوئی سے نہیں رہ سکتے۔ جب کہ تمہارے گھروں کے نقشے ہمارے گھروں سے مختلف نظر آتے ہیں۔ تمہارے گھر ہمیں پرسکون نظر آتے ہیں۔ ہم تمہیں ماڈل سمجھتے ہیں۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم یہ سکون کس طرح حاصل کریں۔ یہ غیروں کو آپ کے پاس آکر سوال پوچھنا چاہیے۔ پھر آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اُسے تم بھول رہی ہو۔ نہ مَرد اس پر عمل کر رہے ہیں، نہ عورتیں اُس پر عمل کر رہی ہیں اور وہ ہے اس کی عبادت کرنا اور نیک اور صالح اعمال بجا لانا اور یہ تمہیں حقیقی (دین) میں ہی نظر آئے گا۔ عورت کو ہمارے دین نے گھر کا نگران اور خاوند کے گھر کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی ہے۔ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانو گی اور اپنی ذمہ داری نہیں سمجھو گی تمہارے ہاں سکون نہیں پیدا ہو سکتا۔ اور یہ تم لوگ جو اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ سمجھتے ہو، بھول گئے ہو کہ خدا بھی ہے۔

پس آپ احمدی عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری کے بجائے احساس برتری کی سوچ پیدا کریں۔ اپنی تعلیم کو کامل اور مکمل سمجھیں قرآن کریم کی تعلیم پر پوری توجہ دیں، اس پر کاربند ہوں تو آپ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی راہنما کا کردار ادا کریں گی۔ ورنہ اگر صرف اس دنیا کے پیچھے ہی دوڑتی رہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور ہاتھ ملتی رہ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کو ایسی قومیں عطا فرمائے گا جو اس کام کو آگے بڑھائیں گی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اُن پرانی نسلوں اور پرانے خاندانوں اور ان احمدی عورتوں کے ہاتھ میں ہی رہے گا جن کو مشکل وقت میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ پس آپ لوگ اپنے اندر یہ احساس ذمہ داری کبھی ختم نہیں ہونے دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔ پس اس نعمت عظمیٰ کی قدر کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے تا کہ آپ کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جانے والا قدم ہو اور آپ اپنے پیچھے ایسی نسل چھوڑ کر جانے والی ہوں جو اگلی نسلوں کے دلوں میں بھی اللہ کے دین کی عظمت پیدا کرنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب دعا کرلیں۔

وہ وسیلہ تم ہو

جس کو ہو شوق ملاقاتِ خدا، چاہے تجھے
جو ملاتا ہے خدا سے وہ وسیلہ تم ہو

تیری اک ایک ادا دل میں اترتی جائے
میرے محبوب ہو تم میرے دل آرا تم ہو

نیّرِ تاباں ہو تم سارے زمانے کے لئے
ظلمتِ شب میں فقط نور کا دھارا تم ہو

تم نے سمجھایا ہمیں کیا ہے خدا کی چاہت
رب کے رستے کا درخشندہ ستارا تم ہو

صرف طاہؔر کے ہی دل میں نہیں آباد ہو تم
سارے عالم نے جسے دل میں بسایا تم ہو

طاہر بٹ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا ندیم احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عیشل عائشہ رانا واقفہ نو نے بعمر 5 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ امۃ الحی ملکہ صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ 5 مارچ 2015ء کو تقریب آمین دارالعلوم غربی صادق میں منعقد ہوئی۔ بچی کے تایا محترم رانا رفیق احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع خوشاب نے قرآن کریم کے چند حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے، اس کو سمجھنے اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوج محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دوڑ ضلع نواب شاہ اہلیہ مکرم عبداللطیف علوی صاحب نائب امیر ضلع نواب شاہ ٹرین سے اترتے ہوئے گر گئی تھیں۔ فریکچر کی وجہ سے پاؤں پر پلاسٹر لگا دیا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد کھوکھر صاحب انڈونیشیا ہاؤس دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ مسرت سلطان صاحبہ مورخہ 16 ستمبر 2015ء کو وفات پاگئیں۔ آپ حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سابق امیر جماعت راہوں ضلع جالندھر کی نسل سے اور محترم چوہدری محمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ آف شیخوپورہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا دانیال احمد جرمنی بعمر 21 سال اور ایک بیٹی شبانہ صدف ربوہ بعمر 19 سال چھوڑی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت نے کثیر تعداد میں ہمارے گھر آکر تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی اور بہت سے احباب نے دور دراز سے بذریعہ فون تعزیت کی۔ خاکسار ان تمام احباب کا بے حد شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم سجاد احمد خان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ سلمیٰ قدسیہ صاحبہ 3 سال کی تکلیف دہ بیماری کے بعد مورخہ 13 ستمبر 2015ء کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 14 ستمبر 2015ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ مارچ 1959ء میں پیدا ہوئیں۔ چھوٹی عمر میں ہی وصیت کردی۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ خلافت سے حد درجہ محبت اور عقیدت تھی حضور کا خطبہ شوق سے سنا کرتیں، تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازی تھیں۔ کرغستان میں قیام کے دوران نماز جمعہ ہمارے گھر پر ہوتی۔ مرحومہ تمام مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرتیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا عبیر احمد خان واقف نو بعمر 10 سال چھوڑا ہے۔ مرحومہ مکرم آرکیٹیکٹ محمود حسین صاحب اور مکرم ڈاکٹر سرجن چوہدری منصور احمد صاحب لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

وصیت سیمینارز

(جماعت احمدیہ ناروے)

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب سیکرٹری وصایا ناروے تحریر کرتے ہیں۔

ماہ اگست 2015ء میں ناروے کی 7 جماعتوں بیت النصر، نبتدال، لورن سکوگ، حلقہ نور، ہول ملیا، تھین کلوفتہ اور فردر کشاد میں وصیت سیمینارز منعقد کئے گئے جن میں تلاوت نظم کے بعد نظام وصیت کی اہمیت پر تقاریر ہوئیں اور مضامین اردو اور نارویجین میں پڑھے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

داخلہ بی اے/ بی ایس سی

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ سیشن 2015ء تا 2017ء B.A/B.Sc کلاسز میں داخلہ لینے کی خواہشمند طالبات کیلئے اطلاعاً تحریر ہے کہ سابقہ Combinations کے علاوہ کمپیوٹر سائنس کے ساتھ مندرجہ ذیل نئے Combinations متعارف کروائے جا رہے ہیں۔

1۔ جغرافیہ، اکنامکس، کمپیوٹر سائنس
2۔ فزکس، جنرل میتھ میٹکس، جغرافیہ
3۔ فزکس، جنرل میتھ میٹکس، کمپیوٹر سائنس
4۔ فزکس، میتھ میٹکس، اے کورس، بی کورس
5۔ میتھ میٹکس اے کورس، بی کورس، کمپیوٹر سائنس
6۔ جنرل میتھ میٹکس، جغرافیہ، اکنامکس
7۔ کمپیوٹر سائنس، آرٹس کا کوئی ایک مضمون

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ احمدیہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ

مذکورہ کورسز کا دورانیہ 4 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کیلئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1: یوم تحریک جدید

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 9 اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو یوم تحریک جدید منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”تلخ گفتگو سے اجتناب کریں“

(مشعل راہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 40)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔“

(الفضل 28 مارچ 1946ء)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم حبیب الرحمٰن صاحب (ر) کارکن تحریک جدید ربوہ چکر آنے کی وجہ سے گر گئے ہیں کولہے پر شدید ضرب کے باعث 2 جگہ سے ہڈی کا فریکچر ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اپنا آپٹیکل سنٹر (اپنا چشمہ سنٹر)
نزدیک کی عینک صرف 100 روپے، نظر کی عینک بازار سے بارعایت تیار کی جاتی ہے
کالج روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر: میاں سہیل احمد 0336-7963067

اعلیٰ کوالٹی — مناسب قیمت
1974ء سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
ربوہ کی سب سے پرانی کریانہ کی دکان
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: منصور احمد: 0315-6215625
047-6215625

ایسوپ۔ یونانی ادیب

مشہور یونانی ادیب اور معروف قصہ گو ایسوپ (Aesop) کی حکایتیں اتنی مقبول ہوئیں کہ صدیوں تک مصر اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک میں زبان زد عام رہیں اور ”انگور کھٹے ہیں“ کے خالق اس عظیم حکایت گو کے ننھے منے ہدایت نامے دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو کر نصابوں کا حصہ بنے۔

ایسوپ کے صحیح حالات کا علم نہیں البتہ دنیا کے سب سے بڑے یونانی مورخ اور مضمون نگار ہیروڈوٹس نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ 620 قبل مسیح میں پیدا ہوا اور بچپن میں کسی کا غلام تھا۔ آزاد ہونے پر اس نے لیڈیا، مصر اور یونان کا سفر کیا اور اسی سیاحت کے دوران میں اس نے دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس نے مصر کے ”اماسس“ (Amasis) کا عہد حکومت دیکھا تھا۔ وہ ایک تھریشیائی لیڈمین (Ladman) کا غلام تھا۔ اس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس نے ”سولون“ (Solon) یعنی 570 قبل مسیح کا عہد دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ بدصورت تھا لیکن ذہین اور باصلاحیت انسان تھا۔

ایسوپ نے اپنی کہانیوں کے ذریعے اپنے آقا کو بہت متاثر کیا جس کے نتیجہ میں اسے آزادی مل گئی۔ غلامی سے نجات حاصل کرنے کے بعد وہ شہنشاہ کروئسس کے دربار میں گیا اور اس کی ملازمت اختیار کر لی۔ بادشاہ نے اسے اس کام پر مامور کیا کہ وہ ڈیلفی کے باشندوں میں تقسیم کرنے کے لئے ایک خاص رقم لے جائے۔ جب ایسوپ ڈیلفی پہنچا اور روپیہ تقسیم کرنے لگا تو اس دوران ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا اور ڈیلفی کے مشتعل باشندوں نے ایسوپ کو ایک چٹان سے نیچے پھینک دیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ ہلاکت سے دوچار ہوا۔ یہ واقعہ 544 قبل مسیح کا ہے۔

یونان کا ادب ایسوپ کے شاہکاروں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اور یہ شاہکار وہ چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں جن کے حوالہ سے ایسوپ دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔ یہ کہانیاں جانوروں، پرندوں اور درندوں سے متعلق ہیں۔ ان میں زیادہ تر حیوانی اور قدرے انسانی کردار کے اعمال و افعال کے ذریعے اخلاق آموزی کا کام لیا گیا ہے۔

سقراط کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب وہ قید و بند کی زندگی گزار رہا تھا تو اس نے ایسوپ کی ان اخلاقی کہانیوں کو نظم کا جامہ پہنایا۔ ایسوپ سے منسوب یہ چھوٹی کہانیاں آج دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔

ایسوپ کی کہانیوں کے مجموعے کا نام "Aesops Pables" ہے۔

(شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:51

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5۔ اکتوبر 2015ء

6:35 am	گلشن وقف نو
8:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔ اکتوبر 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 دسمبر 2009ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

وردہ فیبرکس — ڈیزائن 2015-16
کھدر، بی کھدر، کاٹن، بی کاٹن، لیلن، بی لیلن بوتیک، بی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

ضرورت ہے
کوالیفائیڈ طبیب کی ضرورت ہے۔
عمر 35 سال سے زائد نہ ہو۔
مینیجر ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

FR-10